39186 - عورت کا اذان کی ذمہ داری سنبھالنے کا حکم

سوال

کیا عورت مردوں کے لیے مؤذن بن سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

چودہ سو سال سے مسلمانوں کا عمل اسی پر ہے کہ عورت مؤذن کا منصب نہیں سنبھال سکتی، صرف یہ منصب مردوں کے لیے ہی مختص ہے، مردوں کے لیے عورت کی اذان دینے میں صرف یہی ایك دلیل کافی ہے، اور اس کی مخالفت مؤمنوں کی راہ کی مخالفت ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی ہدایت واضح ہو جانے کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے، اور مؤمنوں کی راہ کے علاوہ کسی اور کی راہ پر چلے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دینگے جس طرف وہ پھرا ہے، اور اسے جھنم میں پھینگے گے اور یہ بہت ہی بری جگہ ہے النساء (115).

اور پھر یہ معاملہ تو اس کے لیے استدلال اور دلیل سے بھی زیادہ واضح ہے، مگر یہ کہ اگر ایسے لوگ موجود نہ ہوں جن کی بصیرت اللہ تعالی نے مٹا دی ہوئی ہے، اور وہ ایسے معاملات میں جھگڑا کرنے لگے ہيں جو اس دین کے ثوابت میں شامل ہوتے ہیں.

اس پر سنت میں سے درج ذیل احادیث ہیں:

1 - امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ:

" جب مسلمان مدینہ آئے وہ جمع ہو کر نماز کے وقت کا اندازہ لگاتے، نماز کے لیے اذان نہیں ہوتی تھی، چنانچہ ایك روز اس میں انہوں نے بات چیت کی تو کچھ لوگوں نے کہا: عیسائیوں کی طرح ناقوس استعمال کرو، اور بعض کہنے لگے: بلکہ یہودیوں کی طرح بگل بجایا کرو، چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

کیا تم کسی شخص کو کیوں نہیں بھیجتے جو نماز کی لیے منادی کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلال کھڑے ہو کر نماز کے لیے منادی کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (604) صحیح مسلم حدیث نمبر (377).

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کے ہاں یہ بات مقرر شدہ تھی کہ نماز کے لیے مردوں کے علاوہ کوئی اور اذان نہیں دے سکتا، اور یہ کہ اس میں عورتوں کا کوئی دخل نہیں، کیونکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا تھا:

" تم کسی آدمی کو کیوں نہیں بھیجتے جو نماز کے لیے منادی کرے؟ "

2 ـ امام بخاری اور امام مسلم نے ہی سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی کو نماز میں کچھ شك پیدا ہو جائے تو وہ سبحان اللہ کہے، کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف متوجہ ہوا جائیگا، اور تالی تو عورتوں کے لیے ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (684) صحیح مسلم حدیث نمبر (421).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" عورتوں کو سبحان اللہ کہنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ انہیں تو مطلقا نماز میں آواز پست رکھنے کا حکم ہے، کیونکہ فتنہ کا خدشہ ہے " انتہی

چنانچہ جب امام اگر نماز میں بھول جائے اور غلطی کر بیٹھے تو عورت کے لیے امام کو متنبہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، حتی کہ مردوں کی موجودگی میں اپنی آواز بلند نہ کرے، تو پھر اسے اذان دینے کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے ؟!

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ عورت مردوں کے لیے اذان نہیں دے سکتی اس کے لیے یہ مشروع نہیں، ذیل میں ہم بعض اقوال کا ذکر کرتے ہیں:

احناف کی کتاب البدائع والصنائع میں ہے:

متفقہ روایات کے مطابق عورت کے لیے اذان دینا مکروہ ہے "

دیکھیں: بدائع الصنائع (1 /411).

اور مالکیہ کی کتاب: مواہب الجلیل میں ہے:

" عورت کی اذان صحیح نہیں ہو گی " انتہی

دیکھیں: مواہب الجلیل (2 / 87).

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کتاب الام میں کہتے ہیں:

" اور عورت اذان نہیں دے گی، اور اگر وہ مردوں کے لیے اذان دیتی ہے تو ان کی جانب سے اس عورت کی اذان کفائت نہیں کرے گی " انتہی

دیکھیں: الام للشافعی (1 / 84).

اور حنابلہ کی کتاب: الانصاف میں ہے:

" عورت کی اذان شمار نہیں کی جائیگی " انتہی

دیکھیں: الانصاف (1 / 395).

واللہ اعلم .